خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے ...

بدھ 23-اکتوبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 242 | بدھ 9 جمادی الثانی 1417ھ 23 اخاء 1375ہش 23 اکتوبر 1996ء

دعا دین حق کا خاص فخر ہے

دعا (دین حق) کا خاص فخر ہے اور (دین حق کے ماننے والوں) کو اس پر بڑا ناز ہے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزش کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو انسان کوشش کرے گا وہی پائے گا۔ کوشش تو ہو ساری دنیا کے واسطے اور خدا کا نام درمیان بھولے سے بھی نہ آئے۔ تقویٰ ہو نہ طہارت۔ پھر ایسا انسان امیدوار ہو خدا کے ملنے کا' یہ محال ہے۔ آخر اب وقت آگیا ہے کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں اجر دیا جاوے جو دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ بجز توفیق الٰہی کے کچھ نہیں ملتا۔

دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو خدا کے لئے ترک کر دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے کس طرح ذلیل کرکے دنیا کو آپ کے سامنے غلاموں کی طرح حاضر کر دیا۔ دنیا طلب سے بھاگتی اور کوسوں دور جاتی ہے مگر جو صدق دل سے خدا کی طرف جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہیں کرتا دنیا اس کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے۔ دیکھو۔ حضرت مسیح کو اس وقت چالیس کروڑ انسان پوجنے والا موجود ہے۔ نبی ماننا تو درکنار اس کی خدائی کے قائل ہیں۔ یہ سب خدا کی قدرت کے نمونے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے والا کبھی ضائع نہیں کیا جاتا دین بھی اسے ملتا ہے اور دنیا بھی اس کے لئے حاضر کی جاتی ہے۔ دنیا کا پرستار چند روز جو چاہے سو کرے مگر آخر کار دنیا بھی چھوٹ جائے گی اور آخرت بھی برباد۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 549)

انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ اس کا بندہ بنے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں ایک بے مثل ہستی ہے اور اس کی صفات میں بھی اس کا کوئی مثیل نہیں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کا انسان سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کی ساری صفات کی حقیقت یہ ہے کہ (-) ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت نکلی وہ باطل نہیں ہے کسی مقصد کے بغیر نہیں۔ ایک مقصد ہے ہر پیدائش کا اور جیسا کہ دوسری آیات سے اور (کلام الٰہی) کے دوسرے مقامات سے ہمیں پتہ لگتا ہے۔ انسان کی پیدائش اس لئے ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بندہ بنے اور خدا تعالیٰ کا بندہ بننے کے لئے اسے جس چیز کی بھی ضرورت اپنی انفرادی زندگی سے باہر تھی وہ سب ضرورت اللہ تعالیٰ نے مادی چیزوں کی پیدائش اور غیر مادی چیزوں کی پیدائش کے ساتھ پوری کر دی (-) ہم اس اللہ پر ایمان لاتے ہیں جس نے ہمیں اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا۔ اس لئے پیدا کیا کہ ہماری زندگی میں اس کے رنگ کی۔ اس کے نور کی جھلک ہو اور ہماری صفات پر بھی اس کی صفات کا رنگ چڑھے اور اس عظیم مجاہدہ کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت تھی انسان کو وہ اس نے پیدا کر دی اور اس نے کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جس سے فائدہ اٹھا کر ہم اپنی زندگی کے اس مقصد کے حصول میں کام نہ لیں۔

تو ایمان باللہ جو ہے یہ انسان اور خدا کے تعلق میں ایک بنیادی حقیقت ہے خدا تعالیٰ کی معرفت کا حاصل کرنا اور یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا عبد

باقی صفحہ 7 پر

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

○ لندن میں اوقات تبدیل ہو جانے کی وجہ سے 27- اکتوبر سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کا وقت ایک گھنٹہ آگے کر لیا جائے۔

خطبہ : 6 بجے شام

ملاقات : 7 بجے شام آیا کرے گی

احباب نوٹ فرمالیں

سانحہ ارتحال

○ محترمہ محمودہ کڑک نیر صاحبہ بیوہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر سابق مربی افریقہ مورخہ 96-10-20 کو بہاولپور میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کا جسد خاکی اگلے روز ربوہ لایا گیا۔ ظہر کے وقت بیت المبارک میں ان کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ موصوفہ کو سلسلہ کی چند ایک کتب کا انگریزی ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل تھی۔ نیز لجنہ اماء اللہ بہاولپور کے تحت خدمات کی توفیق بھی پائی۔

احباب کرام سے موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب آف سانگلہ ہل ایک لمبا عرصہ کی علالت کے بعد مورخہ 96-8-12 جرمنی میں وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بیت المبارک میں بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ احباب کی خدمت میں موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم قادر بخش خان صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ سکنہ 1/3 دار العلوم غربی ربوہ کا فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 14- اکتوبر 1996ء کو سفید موتیا کا آپریشن ہوا ہے اپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

23- اخاء 1375 ہش 23 - اکتوبر 1996ء

حمد کی عادت

لوگ خدا کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن کسی خاص موقعہ پر۔ اس کی حمد بھی کرتے ہیں اور اس کے پاک ہونے کا اعتراف بھی کرتے ہیں لیکن جب کوئی ایسی چیز سامنے آئے جس کے لئے از خود دل سے حمد کے کلمات زبان پر آنے لگیں۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ سے تعلق تو مسلسل ہے اور ہر لمحہ اس سے تعلق ہے انسان کی ہر سانس اسی کی عطا کردہ ہے۔ اس لئے ذکر کو بھی مسلسل بنانے کی ضرورت ہے۔ گویا کہ انسان ہر لمحہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا نظر آئے۔ نظر نہ بھی آئے تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ جس طرح اگر کوئی شخص بات کرے تو وہ تو سنی جا سکتی ہے اور نظر آتا ہے کہ وہ بات کر رہا ہے لیکن اگر دل ہی دل میں کوئی خیال پیدا ہو اور انسان زبان سے کچھ کہے بغیر اس کے متعلق دل ہی دل میں باتیں کرتا رہے تو اس کا کسی کو پتہ نہیں چل سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی حمد بھی زبان پر آتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ حمد کی گئی ہے۔ لیکن جب دل ہی دل میں حمد کی جائے تو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو پتہ نہیں چلتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ حمد کا صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ ہی کو پتہ چلنا چاہئے۔ لوگوں کو پتہ چلے یا نہ چلے۔ چونکہ تعلق خدا سے ہے اس لئے خدا کو پتہ چلنا چاہئے کہ انسان حمد کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ یہ صورت ایسی ہے کہ انسان کا دل بھی مطمئن ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی پسندیدگی بھی حاصل ہوتی ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب کوئی کام کیا جا رہا ہو' جب ہاتھ کسی کام میں مصروف ہوں۔ یا انسان کے باقی اعضاء بھی کسی کام میں مصروف ہوں تو اس وقت حمد کس طرح کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے دل میں خیال آتا ہے اور اس کے متعلق انسان بات شروع کر دیتا ہے وہ بات زبان پر تو نہیں لاتا لیکن کرتا ضرور ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جو ہمارے بدن کے اعضاء کو کام کے سلسلے میں روک نہیں سکتی۔ کام بھی ہوتا رہتا ہے اور حمد بھی ہوتی رہتی ہے۔ ہاتھوں سے کام اور دل سے حمد۔ جس طرح کہتے ہیں کہ دست با کار دل با یار۔ ہم کوئی بھی کام کر رہے ہوں ہم خدا تعالیٰ کی حمد کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ حمد دل میں کرنی ہے۔ یہ بات دل میں آنی ہے۔ اگر ہم حمد کو اپنی عادت بنالیں تو کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں ہوگا جب ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی حمد میں مصروف نہ رکھ سکیں۔ چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' کھاتے پیتے' ہر وقت حمد کرنا ہماری عادت بن جائے تو ہم خدا تعالیٰ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہو سکتے اور چونکہ لمحہ لمحہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے ہم نے جو کچھ لینا ہے وہ خدا سے لینا ہے اور جو کچھ اس سلسلے میں کہنا ہے وہ خدا سے کہنا ہے اس لئے حمد ہماری عادت بن جانی چاہئے۔ ہاتھ سے کام کر رہے ہوں دل میں خدا کی حمد کریں۔ چل پھر رہے ہوں دل سے خدا کی حمد کر رہے ہوں۔ بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں دل میں خدا کی حمد کریں۔

دراصل حمد عادت بنا لینے والی بات ہے جب انسان کو کسی بات کی عادت پڑ جاتی ہے تو وہ بغیر کسی مشقت کے اور بغیر کسی مشکل میں سے گزرے اس کام کو کر سکتا ہے۔ عادت ہے ہی اس بات کا نام کہ انسان کو وہ بات کرنے کی آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ بار بار کرتا ہے اور بار بار کرنے سے اسے ایسی مشق ہو جاتی ہے کہ وہ بات آسان ہو جاتی ہے۔

پس حمد ہماری عادت بن جانی چاہئے یہ نہیں کہ موقعہ کی تلاش میں رہیں کہ اس قسم کا موقعہ آئے گا تو ہماری زبان سے حمد یہ الفاظ نکلیں گے۔ زبان سے الفاظ نکلیں یا نہ نکلیں ہمارے دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ کی حمد کا جذبہ جاری رہنا چاہئے۔

پس حمد کو عادت بنانے سے ہم زندگی کے ہر لمحہ میں خدا تعالیٰ کی حمد کر سکتے ہیں۔ کوئی کام اس سلسلے میں ہمارے لئے روک نہیں بن سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حمد کی عادت پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اپنی خواہش پر نہ جا اس کی رضا پر رکھ نظر
مانگ' سب کچھ مانگ' لیکن جو ملے لے شوق سے
بھینچ کر مٹھی کو اپنی بخل کی رہ پر نہ چل
کر ضرورت مند کی امداد' اور دے شوق سے

ابو الاقبال

پیار کی راہ

دل کسی کا نہ بیقرار کرو
غمزدوں بیکسوں سے پیار کرو
بول بولو وہی جو میٹھے ہوں
تُند خوؤں کا یوں شکار کرو
دشمنوں کو بھی رام کرنے کو
پیار کی راہ اختیار کرو
جن کا شیوہ ہے مہر و لطف و کرم
جان و دل ان پہ تم نثار کرو
گفتگو یُوں کرو کہ پھول جھڑیں
بات حق اور پائیدار کرو
زندگی اک عظیم نعمت ہے
اس کا لیکن نہ اعتبار کرو
گرد آلود شیشۂ دل کو
صاف اشکوں سے بار بار کرو
اپنا خوں دے کے زرد پتّوں کو
گلشنِ دیں کو لالہ زار کرو

دن نہیں دُور اب بہاروں کے
بس ذرا اور انتظار کرو

ہے اگر رہ کٹھن تو کیا غم ہے
اپنے مولیٰ پہ انحصار کرو
سر جُھکاؤ اسی کے آگے فقط
شرک کی رہ نہ اختیار کرو
متقی صالح و شکور بنو
بد کو نیکی سے ہمکنار کرو
تقویٰ یہ ہے کہ ہر عمل اپنا
حسبِ منشائے کردگار کرو
خیر اندیش کم ہیں دُنیا میں
راز اپنا نہ آشکار کرو
خود کماؤ تم اپنا روزینہ
اور کسی پہ نہ انحصار کرو
جس سے رزقِ حلال ہو حاصل
صرف ایسا ہی کاروبار کرو

راہ عُقبیٰ کی ہو جو ناہموار
اس کو سجدوں سے استوار کرو

محمد صدّیق امرتسری

گلشن احمد نرسری

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر انتظام بہت اچھی گلشن احمد نرسری کامیابی سے چل رہی ہے۔ جس میں ہر قسم کے پھلدار' پھولدار' سایہ دار اور خوشبودار پودوں کے علاوہ ہر قسم کے موسمی پھولوں کی پنیری دستیاب ہے۔ اسی طرح مختلف رنگ دار بیلیں اور خشک بیج بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اس نرسری سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ یہ نرسری سوئمنگ پول کے قریب اور دار البرکات میں ہے اور ربوہ کی زمین میں تیار شدہ نرسری ہونے کے باعث اس کے نتائج اللہ نے چاہا تو حوصلہ افزا ہونگے۔

امید ہے آپ اپنے گھروں' گلیوں اور کھلی جگہوں پر زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں گے اور گلشن احمد نرسری کو خدمت کا موقع دیں گے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

مضمون نگار حضرات

ہر مضمون نگار کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا مضمون من و عن پورے کا پورا شائع کیا جائے اور ہمیں اس خواہش کا پوری طرح احترام ہے۔ لیکن ملکی قوانین کے ماتحت ہمیں بعض مضامین میں قطع و برید کرنی پڑتی ہے۔ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ قطع و برید سے موضوع پر کوئی اثر نہ پڑے لیکن ایسا ہو بھی سکتا ہے کہ کبھی ہم سے ایسی قطع و برید ہو جائے کہ مضمون متاثر ہوا ہو۔ اگر اس سلسلے میں آپ ہماری اس طرف توجہ دلائیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ لیکن یہ بات نہ بھولئے کہ موجودہ حالات میں قطع و برید کرنا (اگر ضرورت پیش آئے تو) لازمی ہے۔ ورنہ سارے کا سارا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے محروم رہے گا۔

(ادارہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بہ بداہت ثابت ہے کہ عالم کے اشیاء میں سے ہر ایک موجود جو نظر آتا ہے اس کا وجود اور قیام نظراً علیٰ ذاتہٖ ضروری نہیں۔ مثلاً زمین کروی الشکل ہے اور قطر اس کا بعض کے گمان کے موافق تخمیناً چار ہزار کوس پختہ ہے۔ مگر اس بات پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی کہ کیوں یہی شکل اور یہی مقدار اس کے لئے ضروری ہے۔ اور کیوں جائز نہیں کہ اس سے زیادہ یا اس سے کم ہو یا برخلاف شکل حاصل کے کسی اور شکل سے متشکل ہو۔ اور جب اس پر کوئی دلیل قائم نہ ہوئی تو یہ شکل اور مقدار جس کے مجموعے کا نام وجود ہے زمین کے لئے ضروری نہ ہوا۔ اور علیٰ ہذا القیاس عالم کی تمام اشیاء کا وجود اور قیام غیر ضروری ٹھہرا۔ اور صرف یہی بات نہیں کہ وجود ہر ایک ممکن کا نظراً علیٰ ذاتہٖ غیر ضروری ہے بلکہ بعض صورتیں ایسی نظر آتی ہیں کہ اکثر چیزوں کے معدوم ہونے کے اسباب بھی قائم ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ چیزیں معدوم نہیں ہوتیں۔ مثلاً باوجود اس کے کہ سخت سخت قحط اور وباء پڑتی ہیں مگر پھر بھی ابتدائے زمانہ سے تخم ہر ایک چیز کا بچتا چلا آیا ہے۔ حالانکہ عند العقل جائز بلکہ واجب تھا کہ ہزارہا شدائد اور حوادث میں سے جو ابتداء سے دنیا پر نازل ہوتی رہیں۔ کبھی کسی دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ شدت قحط کے وقت غلہ جو کہ خوراک انسان کی ہے بالکل مفقود ہو جاتا یا کوئی اور قسم غلہ کی مفقود ہو جاتی یا کبھی شدت وبا کے وقت نوع انسان کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔ یا کوئی اور انواع حیوانات میں سے مفقود ہو جاتے۔ یا کبھی اتفاقی طور پر سورج یا چاند کی کل بگڑ جاتی اور دوسری بے شمار چیزوں سے جو عالم کی درستی نظام کے لئے ضروری ہیں کسی چیز کے وجود میں خلل راہ پایا جاتا۔ کیونکہ کروڑہا چیزوں کا اختلال اور فساد سے سالم رہنا اور کبھی ان پر آفت نازل نہ ہونا قیاس سے بعید ہے۔ پس جو چیزیں نہ ضروری الوجود ہیں نہ ضروری القیام بلکہ ان کا کبھی نہ کبھی بگڑ جانا ان کے باقی رہنے سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ ان پر کبھی زوال نہ آنا اور احسن طور پر بہ ترتیب محکم اور ترکیب ابلغ ان کا وجود اور قیام پایا جانا اور کروڑ ہا ضروریات عالم میں سے کبھی کسی چیز کا مفقود نہ ہونا صریح اس بات پر نشان ہے کہ ان سب کے لئے ایک محیی اور محافظ اور قیوم ہے جو جامع صفات کاملہ یعنی مدبر اور حکیم اور رحمان اور رحیم اور اپنی ذات میں ازلی ابدی اور ہر ایک نقصان سے پاک ہے جس پر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہوتی بلکہ اونگھ اور نیند سے بھی جو فی الجملہ موت سے مشابہ ہے پاک ہے۔ سو وہی ذات جامع صفات کاملہ ہے جس نے اس عالم امکانی کو برعائت کمال حکمت و موزونیت وجود عطا کیا۔ اور ہستی کو نیستی پر ترجیح بخشی۔ اور وہی بوجہ اپنی کمالیت اور خالقیت اور ربوبیت اور قیومیت کے مستحق عبادت ہے۔

جو صداقت بجائے خود ثابت ہے اور جس کو بے شمار صاحب معرفت لوگوں نے بچشم خود مشاہدہ کر لیا ہے۔ اور جس کا ثبوت ہر زمانہ میں طالب حق کو مل سکتا ہے اگر اس سے کوئی ایسا انسان منکر ہو کہ جو روحانی بصیرت سے بے بہرہ ہے یا اگر اس کی تصدیق سے کسی محجوب القلب کا فکر قاصر اور علم ناقص ناکام رہے تو اس صداقت کا کچھ بھی نقصان نہیں۔ اور نہ وہ ایسے لوگوں کے بک بک کرنے سے قوانین قدرتیہ سے باہر ہو سکتی ہے۔ مثلاً تم سوچو کہ اگر کوئی اس قوت جاذبہ سے جو مقناطیس میں ہے بے خبر ہو اور اس نے کبھی مقناطیس دیکھا ہی نہ ہو اور یہ دعویٰ کرے کہ مقناطیس ایک پتھر ہے اور جہاں تک قوانین قدرتیہ کا مجھے علم ہے اس طور کی کشش کو میں نے کبھی کسی پتھر میں مشاہدہ نہیں کیا اس لئے میری رائے میں جو مقناطیس کی نسبت ایک خاصیت جذب خیال کی گئی ہے وہ غلط ہے کیونکہ قوانین نیچریہ کے برخلاف ہے تو کیا اس کی اس فضول گوئی سے مقناطیس کی ایک متحقق خاصیت غیر معتبر اور مشکوک ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے نادان کی ان فضول باتوں سے اگر کچھ ثابت بھی ہوگا تو یہی ثابت ہوگا کہ وہ سخت درجے کا احمق اور جاہل ہے کہ جو اپنے عدم علم کو عدم شئے پر دلیل ٹھہراتا ہے۔ اور ہزارہا صاحب تجربہ لوگوں کی شہادت کو قبول نہیں کرتا۔ بھلا یہ کیوں کر ہو سکے کہ قوانین قدرتیہ کے لئے یہ بھی شرط ہو کہ ہر ایک فرد بشر عام طور پر خود ان کو آزمالیوے۔ خدا نے نوع انسان کو ظاہری باطنی قوتوں میں متفاوت پیدا کیا ہے۔ مثلاً بعض کی وقت باصرہ نہایت تیز' بعض ضعیف البصر ہیں۔ بعض بعض اندھے بھی ہیں۔ جو ضعیف البصر ہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ تیز بصارت والوں نے دور سے کسی باریک چیز کو مثلاً ہلال کو دیکھ لیا تو وہ انکار نہیں کرتے بلکہ انکار کرنا اپنی ذلت اور پردہ دری کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور اندھے بیچارے تو ایسے معاملہ میں دم بھی نہیں مارتے اسی طرح جن کی قوت شامہ مفقود ہے وہ صدہا ثقہ اور راست گو لوگوں کی زبان سے خوشبو بدبو کی خبریں جب سنتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں اور ذرہ شک نہیں کرتے۔ اور خوب جانتے ہیں کہ اس قدر لوگ جھوٹ نہیں بولتے ضرور سچے ہیں اور بلاشبہ ہماری قوت شامہ ندارد ہے کہ جو ہم ان مشمومات کے دریافت کرنے سے محروم ہیں علیٰ ہذا القیاس باطنی استعدادوں میں بھی بنی آدم مختلف ہیں۔ بعض ادنیٰ ہیں اور حجب نفسانی میں محجوب ہیں اور بعض قدیم سے ایسے نفوس عالیہ اور صافیہ ہوتے چلے آئے ہیں کہ جو خدا سے الہام پاتے رہے ہیں اور ادنیٰ فطرت کے لوگ جو محجوب النفس ہیں ان کا نفوس عالیہ لطیفہ کے خصائص ذاتیہ سے انکار کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی اندھا یا ضعیف البصر

باقی صفحہ 5 پر

تاریخ ادیان عالم

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اپنی خلافت کے زمانہ میں مکہ میں حج کے لئے گئے۔ اور مکہ کے بڑے بڑے سرداروں اور رؤسا کے لڑکے جو اب اسلام قبول کر چکے تھے حضرت عمرؓ سے ملنے کے لئے آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کا مناسب احترام کیا۔ اور ان سے باتیں شروع کر دیں۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی۔ کہ انہی غلاموں میں سے جو مکہ کی گلیوں میں پتھروں پر گھسیٹے جاتے تھے بعض صحابہؓ حضرت عمرؓ کی ملاقات کے لئے آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان نوجوانوں سے کہا۔ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ وہ پیچھے ہٹ گئے اتنے میں ایک دوسرا غلام آگیا۔ پھر تیسرا غلام آ گیا۔ اور پھر چوتھا غلام آگیا۔ بہت سے غلام صحابہؓ اس وقت مکہ میں جمع تھے اور سب ایک ایک کر کے حضرت عمرؓ کی ملاقات کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر غلام کے آنے پر ان نوجوانوں سے کہتے کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ جوتیوں تک جا پہنچے۔ یہ دیکھ کر وہ اٹھ کر باہر چلے گئے اور انہوں نے باہر آکر ایک دوسرے سے کہا دیکھا آج ہماری کیسی بے عزتی ہوئی ہے۔ وہ غلام جو کل تک ہمارے گھروں میں جھاڑو دیا کرتے تھے۔ جو ہمارا پانی بھرا کرتے تھے جو ہمارے لئے گھاس کھود کر لایا کرتے تھے جو ہمارے گھوڑوں کے لئے چارہ تیار کیا کرتے تھے۔ آج بادشاہی دربار میں ان کو آگے بٹھایا گیا۔ اور ہمیں ہر بار پیچھے ہٹا دیا گیا۔ مگر اب وہ ایمان لا چکے تھے اور اب شیطانی وساوس ان پر پورا غلبہ نہیں پا سکتے تھے ان میں سے ایک نوجوان بولا۔ اور اس نے کہا اس میں کس کا قصور ہے؟ ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا یا حضرت عمرؓ کا۔ انہوں نے کہا قصور تو ہمارے باپ دادوں کا ہی ہے۔ اس نے کہا تو پھر اس میں شکوے کی کون سی بات ہے۔ انہوں نے کہا ہم شکوہ نہیں کرتے۔ ہم صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اس ذلت کو دور کرنے کا کوئی طریق نہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ چلو یہی بات حضرت عمرؓ سے دریافت کر لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ پھر سب کے سب حضرت عمرؓ کی مجلس میں گئے اور ان سے کہا کہ ہم آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ سمجھ گئے اور انہوں نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ تم میرے آج کے سلوک سے برا نہیں مناؤ گے کیونکہ میں اس میں بالکل مجبور ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں معزز سمجھے جاتے تھے۔ اس لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کے خادم کے دربار میں وہ پیچھے رہیں۔ انہیں لازماً آگے بٹھایا جائے گا۔ اور مجھ پر میرے آقا کی طرف سے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی وجہ سے میں اس بارہ میں بالکل مجبور ہوں۔ انہوں نے کہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا نے جو مظالم کئے تھے اس کے نتیجہ میں یہی کچھ ہونا چاہئے تھا۔ مگر ہم آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اس ظلم اور تعدی کا ہماری جانوں کے لئے کوئی کفارہ نہیں؟ حضرت عمرؓ تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا۔ اس وقت قیصر کی فوجوں سے اسلامی فوجوں کی جنگ ہو رہی تھی۔ آپ نے شام کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں ایک جنگ ہو رہی ہے۔ تم اگر اس جنگ میں چلے جاؤ۔ تو شاید ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ انہوں نے اسی وقت اپنی سواریاں کسیں اور سب کے سب اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے چلے گئے اور تاریخ بتاتی ہے کہ وہ سب کے سب وہیں مارے گئے۔ واپس نہیں آئے۔ تو دیکھو یہ عزت تھی جو خدا تعالیٰ نے ان کو ان کی قربانیوں کے بدلہ میں دی۔ اگر جس وقت بلالؓ اور مصعبؓ اور یاسرؓ کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا تھا۔ اور کہا جاتا تھا۔ تم کہو لات اور منات کی پرستش میں ہی عزت ہے۔ وہ کہہ دیتے کہ ہاں لات اور منات کی پرستش میں ہی عزت ہے تو کیا تم سمجھتے ہو۔ انہیں یہ عزت حاصل ہو سکتی تھی اسی طرح جس وقت انہیں پتھروں پر گھسیٹا جاتا تھا۔ انہیں مارا اور پیٹا جاتا تھا۔ اگر وہ اپنی جانوں کی پرواہ کرتے ہوئے کفار کی ہاں میں ہاں ملا دیتے اور جب انہیں کہا جاتا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے انکار کریں تو انکار کر دیتے) تو کیا تم سمجھتے ہو۔ ان کو یہ عزت حاصل ہو سکتی تھی۔ بلالؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان پر مقرر کیا ہوا تھا۔ وہ حبشی تھے اور اشھد ان لا الہ الا اللہ نہیں کہہ سکتے تھے بلکہ اسھد ان لا الہ الا اللہ کہتے۔ بعض لوگ ہنستے کہ انہیں صحیح لفظ بھی ادا کرنا نہیں آتا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلالؓ کی اذان پر اسی طرح ہنستے ہوئے سنا تو فرمایا۔ خدا عرش پر بلالؓ کی اذان کی تعریف کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو ش اور س سے کوئی غرض نہیں۔ خدا تعالیٰ تو ان پتھروں کو دیکھ رہا تھا جن پر بلالؓ کو گھسیٹا جاتا تھا۔ مگر باوجود اس شدید تکلیف کے وہ یہی کہتے کہ اسھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واسھد ان محمداً عبدہ و رسولہ لوگوں کی نظروں سے وہ ریت کے ذرے او جھل تھے لوگوں کی نظروں سے وہ ریت کے ذرے پوشیدہ تھے۔ کیونکہ ریت کے بعض اور ذروں نے ان کو نگاہوں سے مخفی کر دیا تھا مگر خدا تعالیٰ کے سامنے وہ سرخ سرخ ذرے موجود تھے۔ جن کو بلالؓ کے خون نے سرخ کر دیا تھا۔ تو جو لوگ قومی اور ملی مفاد کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی ذلیل نہیں کرتا۔ جو شخص خدا کے لئے مرتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

سبق آموز

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو جو نصائح فرمائیں ان میں ایک نصیحت یہ فرمائی کہ "تکبر سے بچو" اور پھر تکبر کیا چیز ہے؟ یہ بھی کھول کھول کر سمجھایا۔ تکبر کی ایک قسم آپ نے علم کا تکبر بیان کی اور فرمایا:۔

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے...."

(نزول....)

بعض ایسے واقعات ہمارے دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جن سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ عقل اور علم کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ہی ذات ہے اور جسے وہ چاہے اور جس قدر چاہے علم عطا فرماتا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی علمی میدان کا بہت بڑا عالم ایک امر کو سمجھ نہیں پاتا جبکہ ایک چھوٹے درجہ کا عالم اس کی کنہہ تک پہنچ جاتا ہے اور جب چھوٹا عالم 'بڑے عالم کے سامنے اپنی بات رکھتا ہے تو بڑا عالم اسے قابل توجہ نہیں سمجھتا۔ حالانکہ دوسرے کی بات کو پورا وزن دینا چاہئے کیونکہ اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ اس کی بات درست ہو۔

ایسے ہی سبق آموز واقعات میں سے ایک واقعہ سائنسی دنیا میں پیش آیا جس کا تعلق علم فلکیات سے ہے اور وہ درج ذیل ہے:۔

پروفیسر البرٹ آئن سٹائن (Einstein) کو کون نہیں جانتا۔ اس کے نظریہ اضافت (Theory of Ralativity) اور کشش ثقل کے بارہ میں نئی تھیوری نے اسے شہرہ عالم بنا دیا اور سائنسی دنیا میں اس کا نام بہت بلند ہوا۔ 1917ء میں آئن سٹائن نے جنرل ریلیٹیویٹی کی مساوات شائع کیں۔ جلد ہی ایک ڈچ سائنسدان ڈی سٹر (De Sitter) نے اس کا ایک اضافی حل معلوم کیا جس کے نتیجہ میں اس نے یہ پیشنگوئی کی کہ ہماری کائنات (Universe) پھیل رہی ہے اور کہ گیلیکسیز تیزی کے ساتھ ایک دوسرے سے دور بھاگ رہی ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ پروفیسر آئن سٹائن کا ذھن اس طرف نہیں گیا کہ اس کی تھیوری "وسعت پذیر کائنات" (Expanding Universe) کی پیشنگوئی کر رہی ہے لہٰذا اس نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

بعد ازاں ایک دفعہ پھر ایسا ہوا کہ پروفیسر آئن سٹائن اپنی تھیوری کا ایک اور حل سمجھ نہ سکا جو کہ وسعت پذیر کائنات کی ہی پیشنگوئی کر رہی تھی۔ اس مرتبہ یہ انکشاف ایک روسی ریاضی دان الیگزینڈر فرائڈ مین (Fried Mann) نے کیا۔ اس نے یہ جان لیا کہ آئن سٹائن نے الجبرے میں ایک سکول کے طالب علم جیسی غلطی کھائی ہے جس بناء پر اس کی مساوات کے اضافی حل سے اس کی نظر اوجھل رہی ہے۔ دراصل آئن سٹائن نے مساوات کے حل کے ایک مرحلہ پر صفر (Zero) پر تقسیم کر دی تھی جبکہ ریاضی میں صفر پر تقسیم کی بالکل اجازت نہیں۔ جونہی فرائڈمین نے اس غلطی کی اصلاح کی وہ حل فوراً ابھر کر سامنے آگیا جو کہ آئن سٹائن کی نظروں سے اوجھل رہا تھا۔

معلوم ہوتا ہے فرائڈمین کی طرف سے آئن سٹائن کو اس کی غلطی کا انکشاف کرنا برا لگا اور یہ امر اس کی خفگی کا باعث ہوا چنانچہ آئن سٹائن نے سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرائڈمین کے خط کو نظر انداز کیا اور اس پر ذرہ بھر توجہ نہ دی۔ 1922ء میں فرائڈ مین نے اپنے نتائج رسالہ Zeitschrift fur Physik میں شائع کروا دیئے۔ اس پر پروفیسر آئن سٹائن نے اس رسالہ کو ایک مختصر نوٹ لکھا جس میں فرائڈ مین کے نتیجہ کو "Suspicious" مشکوک و مشتبہ قرار دیا اور "ثابت" کیا کہ فرائڈ مین غلط ہے۔ حالانکہ حقیقت میں خود آئن سٹائن کا دیا گیا "ثبوت" ہی غلط تھا۔

پروفیسر آئن سٹائن کے اس نوٹ کی اشاعت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی فرائیڈ مین نے آئن سٹائن کو خط کے ذریعہ ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ "استاد" نے ایک اور غلطی کی ہے فرائڈ مین بہرحال آئن سٹائن کی بلند پایہ شخصیت سے مرعوب تھا اور اس نے خط میں بڑی مؤدب زبان استعمال کی تھی اور آئن سٹائن کو کھلے طور پر چیلنج کرنے سے گریز کیا تھا تاہم اس نے آئن سٹائن کے الجبرا کی اصلاح کرتے ہوئے لکھا (ترجمہ):

"نہایت ہی قابل احترم پروفیسر! براہ کرم مجھے یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کیجئے کہ آیا اس خط میں میرا مندرجہ حساب (Calculation) درست ہے یا نہیں"

فرائڈ مین اس یقین سے پر تھا کہ اس نے اس نہایت اہم انکشاف کرنے میں کوئی غلطی نہیں کھائی اور اس بات نے اسے اس قدر جرأت دلائی کہ اس نے مزید لکھا (ترجمہ):۔

"میں خصوصیت کے ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس خط کا جواب دینے میں تاخیر نہ کی جائے"

اور پھر پر اعتماد لہجے میں یہاں تک لکھا کہ (ترجمہ):۔

"اس صورت میں جبکہ آپ میرے حساب (Calculation) کو درست پائیں .... شاید آپ اپنے حساب کی تصحیح پیش کر دیں گے"

آخر آئن سٹائن نے 1923ء میں فرائڈ مین کے نام خط میں اپنی دہری غلطی کا اعتراف کر لیا اور اسے لکھا (ترجمہ):۔

"میرے اعتراض کی بنیاد ایک حسابی غلطی پر تھی۔ میں فرائڈ مین کے نتائج کو نہ صرف درست مانتا ہوں بلکہ وہ نہایت روشن بھی ہیں"

محمد سعید احمد۔ لاہور چھاؤنی

تربیتِ اولاد اور انصار اللہ

آج سائنس کی ترقی نے انسان کو فرش سے عرش تک پہنچا دیا ہے۔ ایک نسل کے دورانیہ حیات میں تغیرات اتنی سرعت سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس مسحور کن انقلاب نے جہاں ابن آدم کے لئے ان گنت آسائشیں اور تعیش کے سامان فراہم کر دیئے ہیں وہاں انسان اور انسانیت کے لئے بے شمار مسائل بھی پیدا کر دیئے ہیں جیسے ماحول کی آلودگی' معاشرہ میں بے چینی' جنسی بے راہ روی' انسانی رشتوں اور تعلقات کی پامالی' طبقاتی کشمکش' دولت کی نامنصفانہ تقسیم' مذہب سے دوری' مثبت اور تعمیری اقدار سے فرار' ذہنی اور قلبی سکون سے محرومی' نسلی امتیاز' گھریلو زندگی میں ناہمواری وغیرہ وغیرہ۔

باپ بیٹے اور ماں بیٹی یعنی دو متصل نسلوں میں تفاوت کا مسئلہ جسے جنریشن گیپ کہتے ہیں روز اول سے چلا آ رہا ہے مگر ہمارے زمانہ میں اس مسئلہ کی شکل بالکل بدل گئی ہے۔ نوجوان نسل اپنی بزرگ نسل سے دو یا دو سے زائد Gaps محسوس کرتی ہے۔ اس لئے گزشتہ چند نسلوں میں اس غیر معمولی فرق نے کچھ ایسے سماجی اور معاشرتی مسائل پیدا کر دیئے ہیں جن کا ہمارے دانشوروں کے پاس کوئی حل نہیں۔ اس پس منظر میں تربیت اولاد کا موضوع غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔

قریباً تمام مذاہب میں دجال اور یاجوج ماجوج کے فتنہ سے ڈرایا گیا ہے۔ آخر وہ کون سی برائیاں' بدیاں اور بدعتیں تھیں جن سے پرانی اقوام اور امتیں محفوظ رہیں مگر دجال نے آکر متعارف کروانی تھیں۔ کلام الٰہی میں منکرین انبیاء کا ذکر ہے اور وہ برائیاں بھی بیان کی گئی ہیں جن کو دور کرنے کے لئے ان میں نبی مبعوث ہوئے۔ موجودہ زمانہ میں بھی قریباً وہی عیوب ہیں تو پھر رعب دجال کا خوف کیا؟

زمانہ قدیم میں رسل و رسائل کے وسائل محدود تھے اس لئے بدیوں اور گناہوں کی حدود علاقائی تھیں۔ دوسرے اکثر و بیشتر خیر شر پر غالب ہوتا یعنی برائی کو برائی سمجھا جاتا اور باعث افتخار خیال نہیں کیا جاتا تھا مگر اس دجالی فتنہ کے زمانہ میں الیکٹرانک میڈیا اور نشر و اشاعت کے ذرائع ایسی صورت اختیار کر گئے ہیں کہ ہر قسم کی بدی اور برائی کی تشہیر چند گھنٹوں میں تمام دنیا میں ہو جاتی ہے اور تصویری زبان میں پیش کی جاتی ہے اور گھروں کے اندر پہنچ جاتی ہے۔ دوسرے فحشاء بطور فیشن پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ دو باتیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ انصار اللہ اس مسموم فضاء اور پلید معاشرہ میں نوجوان نسل کو کیسے محفوظ کریں تاکہ اس رحمٰن اور شیطان کی جنگ میں احمدی معاشرہ فتح نصیب ہو۔ کلام الٰہی میں ہمیں تلقین کی گئی ہے کہ اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ۔ خدائے عالم الغیب کو ان تمام حالات کا علم تھا۔ اس لئے پہلے تربیت کرنے والوں یعنی انصار اللہ کو حکم دیا کہ اپنے آپ کو دجالی فتنہ کی آگ سے بچاؤ تو پھر اپنے اہل و عیال کو بچا سکو گے۔ انصار اللہ اگر خدانما وجود بن جائیں تو ان کی اولاد قدرتی طور پر خدا پرست بن جائے گی۔

انصار اللہ بالارادہ نیک نیت اور عزم کے ساتھ تربیت اولاد کا فریضہ ادا کریں کہ ہم نے اپنے سے بہتر قائمقام اور جانشین چھوڑنے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تیس سال کی عمر میں ایک نظم بعنوان "نونہالان جماعت سے خطاب" میں ساٹھ نصائح فرمائیں۔ اس نظم کو بار بار پڑھا جائے تاکہ انصار کے ذہن میں اس تربیت کا مقصد اور معیار واضح اور معین ہو جائے اور ذمہ داری کا صحیح ادراک ہو۔ پھر حضرت امام الثانی کی کتاب "منہاج الطالبین" اس مقصد کے لئے بے مثال خزانہ ہے اور اس میں طریق کار بھی بیان کیا گیا ہے۔

ذوالقرنین نے ایک مصیبت زدہ قوم جس کا دشمن بہت طاقتور تھا اور بار بار ان پر حملہ آور ہوتا تھا کی حفاظت کے لئے ایک مضبوط دیوار بنائی جو ناقابل تسخیر ثابت ہوئی۔ کلام الٰہی میں اس واقعہ کا ذکر اس لئے بھی کیا گیا ہے کہ انصار اللہ بھی اپنی اولاد کی حفاظت کے لئے ایسی ہی ناقابل تسخیر دیوار بنائیں۔ ہر گھر کے حالات مختلف ہیں اور ہر معاشرہ کے مسائل علیحدہ ہیں۔ ماحول کو مدنظر رکھ کر از خود انفرادی اور اجتماعی طور پر تربیتی لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ مجلس انصار اللہ پاکستان کی قیادت تربیت کے مقرر کردہ لائحہ عمل پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔

اولاد کی تربیت کرتے وقت ان کی استعدادوں کا لحاظ رکھا جائے۔ والدین کی نیک خواہشات تب ہی ثمر آور ہوں گی جب اولاد کے لئے تربیتی پروگرام ان کی جبلت اور استعداد کے مطابق ہو گا۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی مشکلات ہوں تو بزرگان دین اور ماہرین نفسیات سے مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

فی زمانہ وقت کی جتنی قیمت ہے انسانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوئی۔ وقت کے ضیاع کو گناہ خیال کیا جائے۔ بچوں کو مختلف تعمیری مشاغل بشمول تفریح مصروف رکھا جائے۔ ہابی کا تصور بھی اچھا ہے۔ وقت کی پابندی کا عادی بنایا جائے۔

اولاد کی ذہنی آسودگی اور قلبی سکون کے لئے پنجگانہ باجماعت عبادت کی ادائیگی' نوافل کی عادت' دینی مطالعہ' صحبت صالحین' احمدیہ ٹیلی ویژن سے استفادہ اور دکھی انسانیت کی خدمت کرنا بہت مفید ہے۔ امام وقت سے ذاتی تعلق استوار کرنے کی تلقین کی جائے۔

ہمارے موجودہ امام الرابع (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے) شروع سے دعوت

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ الفضل ۱۱-اپریل 1952

تعلیم الاسلام کالج کا کانووکیشن

مغربیت کو کچلنے کی کامیاب کوشش

مغربیت کو کچلنا اور دینی تہذیب و تمدن رائج کرنا جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کے پروگرام میں داخل ہے ہمارا ہر ادارا اپنے اپنے ماحول میں دینی فضاء پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ گزشتہ دنوں مجھے تعلیم الاسلام کالج لاہور کا کانووکیشن دیکھ کر خوشی ہوئی کہ نامساعد حالات اور ناموافق فضاء میں ہمارا کالج نہایت کامیاب طور پر اپنے اجتماعی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں پیش پیش ہے۔

پاکستان میں آجکل از سرنو اردو کو مرکزی زبان بنانے کے سلسلہ میں جدوجہد شروع ہو چکی ہے لیکن عملاً تعلیمی ادارے اردو کو اپنانے کی بجائے ابھی تک انگریزی کے دامن سے ہی وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ وہی فرسودہ اصطلاحات اور وہی انگریزی محاورات اور وہی مغربی تمدن ہم پر مسلط چلا آرہا ہے اور اردو کو مرکزی حیثیت دینے کے ہمارے دعاوی ہمارے عمل کے خلاف ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج ہی واحد ادارہ ہے۔ جس نے سب سے پہلے انگریزی کی اصطلاحوں اور رپورٹوں کی بجائے اپنے خیالات کو اردو کا جامہ پہنایا۔ مجھے 1950ء میں بھی کالج کانووکیشن دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس وقت یونیورسٹی کے افسران بھی اب کی طرح کافی تعداد میں موجود تھے انہوں نے ہمارے پرنسپل صاحب کی اس جدت کو بہت سراہا کہ آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنی سالانہ رپورٹ اردو میں پیش کی بلکہ تقسیم اسناد کے متعلق انگریزی اصطلاحات کو خیرباد کہہ کر تمام کارروائی اردو میں کی 1950ء کی کامیاب تقریب سے متاثر ہو کر افسران متعلقہ نے اس عندیہ کا اظہار کیا کہ وہ عنقریب یونیورسٹی کانووکیشن سے متعلقہ اصطلاحات کو اردو ہی میں ڈھالا کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد قانونی پیچیدگیوں پر غلبہ نہ پا سکے اور اب تک یونیورسٹی کانووکیشن انگریزی میں ہوتی رہی۔ جسٹس ڈاکٹر ایس اے رحمان وائس چانسلر جنہوں نے اب اس موقعہ پر جلسہ کی صدارت کی۔ یہ دیکھ کر حیران سے رہ گئے کہ تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد کی کارروائی اردو میں ہو رہی ہے اور وقت پر اس چیز کا علم نہ ہونے کی وجہ سے چونکہ وہ اپنا خطبہ صدارت انگریزی میں ہی لکھ لائے تھے۔ اس لئے اپنی تقریر کو معذرت کے ساتھ شروع کیا۔ اور پرنسپل صاحب کو مبارکباد دی کہ کانووکیشن کی کارروائی کو اردو میں منعقد کرنے کا سہرا اسی کالج کے سر ہے۔

مجھے جسٹس ایس اے رحمان صاحب کے ریمارکس سن کر خیال آیا کہ اگر سب تعلیمی ادارے جرأت سے کام لے کر اپنی مادری زبان کو رائج کرنا شروع کر دیں تو ایسا کرنا اردو کو مرکزی زبان بنانے کی طرف ایک ٹھوس عملی قدم ہو گا۔

ننگے سر رہنے سے پرہیز کرنا بھی ہمارے پروگرام میں داخل ہے ننگے سر رہنا آوارگی کی علامت ہے ویسے بھی یہ مغربیت کی تقلید ہے۔ اس لئے احمدیہ ادارے سر پر ٹوپی پہنے رکھنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تو اس بات پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ سر پر ٹوپی کا ہونا ہمارے طلباء کا ایک امتیازی نشان بن گیا ہے۔ چونکہ عام طور پر طلباء کو ننگے سر رہنے کی مرض ہے جہاں کسی طالب علم کے سر پر ٹوپی ہوئی جھٹ دیکھنے والوں نے کہہ دیا کہ یہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا طالب علم ہے۔ یہ اور ایسے ہی دیگر تربیتی پہلوؤں پر ہمارا کالج زور دے رہا ہے۔ موجودہ ماحول میں تعلیم الاسلام کالج کا دینی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہنا دریا کے بہاؤ کے خلاف تیرنے کے مترادف ہے۔ لیکن چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا تمدن صحیح اور درست ہے۔ اس لئے اس کو رائج کرنے سے متعلقہ تمام روکاوٹیں ہمارے سامنے نہ ہونے کے برابر ہیں۔

جس وقار سنجیدگی اور ترتیب سے جلسہ زیر نظر کی کارروائی عمل میں آئی اور جس ہم آہنگی اور تعاون سے متعلقہ دوستوں نے اس تقریب کو موثر اور کامیاب بنایا اس پر کالج کا عملہ مبارکباد کا مستحق ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو دین کی صحیح تعلیم سے واقف کرانے کا اہتمام کرتے رہنا واقعی ایک قابل قدر خدمت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ فرماتے ہیں۔

انسان کو چاہیے کہ مایوس نہ ہووے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں نفس ہم پر غالب ہے۔ ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیے کہ صاحب ایمان کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ صاحب ایمان کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہیے گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے جو اس کی فطرت میں موجود ہے

اپنے (واقفین نو) ـــ میں اچھے مزاج کو جاری کریں قائم کریں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عبداللہ خان احمدی الفضل لاہور ۱۱-اکتوبر 1951ء

چوہدری امیر محمد خان صاحب

میرے والد بزرگوار محترم چوہدری امیر محمد خان صاحب بیعت 1901ء رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ 51-3-2 کو بروز جمعہ بوقت صبح ساڑھے چار بجے چارپائی پر لیٹے ہوئے آخر شب کی عبادت کی نیت باندھے بارگاہ ایزدی میں حاضر ہو گئے۔ سانس کی آواز رکنے پر جب دیکھا گیا۔ تو نیتِ عبادت بندھی تھی۔ اور پسینہ بدن پر جاری تھا۔ نبض بند ہو چکی تھی۔ آنکھیں بند کئے ابدی نیند سو رہے تھے۔ 51-3-3 کو بعد فجر جنازہ مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مربی انگلستان نے پڑھایا۔ موصیان ربوہ میں دفن ہوئے۔

آپ موضع چوڑیاں کلاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں فوت ہوئے۔ جہاں بطور مہاجر مقیم تھے۔ اصل میں موضع اہرانہ تحصیل و ضلع ہوشیار پور کے باشندہ تھے۔

آپ چوہدری پیر بخش صاحب عرف بابا اولیاء سخی پیر شاہ جمال کے پوتے تھے۔ ولدیت سکندر خان تھی۔ آپ کے بھائی چوہدری شیر محمد خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اہرانہ 1903ء میں اور ہمشیرہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عثمان خان بھی 1903ء میں آپ کی کوشش سے احمدی موصی رفیق حضرت بانی سلسلہ ہوئے۔ ضلع ہوشیار پور کی جماعت ہائے احمدیہ موضع اہرانہ بھگانہ و مٹھیانہ آپ کی سعی پیہم سے مشرف بہ احمدیت ہوئیں۔

میرے والد بزرگوار محترم نے 1921ء یا 1924ء میں حضرت امام جماعت الثانی کی وہ تقریر جو تقویٰ کے مضمون پر حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ 1911ء پر فرمائی تھی مجھے پڑھنے کے لئے دی۔ جس کے صفحہ 18 پر شاکر اور متقی کی تعریف کی ان سطور پر نشان لگا کر برابر حاشیہ پر یہ حروف اپنی قلم سے لکھے ہوئے تھے کہ وہ پوٹلی پیش کرنے والا یہ عاجز بندہ امیر محمد خان ہی تھا۔ حضرت صاحب کے الفاظ یہ ہیں:-

"پھر جب زلزلہ آیا۔ اور حضرت (بانی سلسلہ) باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمدورفت وغیرہ وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں۔ فرماتے ہیں۔ میں اسی خیال میں آرہا تھا کہ ایک شخص ملا۔ جس نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے تھے۔ اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی اور پھر الگ ہو گیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا۔ کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہو گی۔ لیکن جب گھر آیا تو دو سو روپیہ تھا حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا ہے پھر اس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہ کیا کہ میں پہچانا جاؤں یہ شاکر کا مقام ہے"

میرے پوچھنے پر والد صاحب نے بتایا کہ میرے پیارے آقا حضرت بانی سلسلہ کا چند روز قبل خط ملا۔ جس میں چندہ لنگر خانہ کے لئے تحریک کی تھی۔ میرے پاس اس وقت کوئی روپیہ موجود نہ تھا۔ میں نے اسی وقت حضرت صاحب کی خدمت میں بواپسی خط لکھا کہ میری اراضی میں سے ایک شخص کچھ اراضی خریدنا چاہتا ہے۔ میرا جب یہ کام بن جائے گا۔ تو وہ رقم پیش کردوں گا۔ دعا فرمائیں۔ بواپسی حضرت صاحب کا اپنی قلم مبارک کا جواب ملا۔ کہ دعا کی گئی اللہ تعالیٰ آپ کا یہ منشاء پورا کرے آپ کا یہ خط ملنے کے چند ہی دن بعد میرا یہ کام ہو گیا۔ اور روپیہ مجھے مل گیا۔ اتنے عرصہ میں میں اپنے بھائی شیر محمد خان کو تحریک احمدیت کر کے قادیان کے لئے پیدل راستہ سے روانہ ہوا۔ دریائے بیاس کو پتن بھیٹ سے عبور کیا ہی تھا۔ کہ زلزلہ آگیا۔ جسے بڑا بھونچال کہتے ہیں۔ جب ہم قادیان شریف پہنچے۔ تو حضرت بانی سلسلہ اپنے باغ میں تشریف فرما تھے اس دن بھائی صاحب شیر محمد خان نے بیعت کی اور وہ رقم میں نے پوٹلی کی صورت میں نذر کی علاوہ خستہ حالی کے اور راستہ کے گردوغبار اور عبور دریا کے معاً بعد زلزلہ کا حادثہ ہونے سے کپڑے جھاڑ بھی نہ سکا۔ اور ابھی میں نے عبادت بھی کرنی تھی۔ اس لئے معاً ادائیگی کے لئے میں الگ ہو گیا۔

آپ کی سوانح اخبار الحکم میں شائع ہو چکی ہے۔ اشاعت کی تاریخ مجھے یاد نہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اس عاجز کو مطلع فرمائیں۔ تا میں اپنے والد ماجد کے مفصل حالات بزرگان سلسلہ کی خدمات میں پیش کر کے آئندہ بھی دعا کے لئے تحریک کرا سکوں۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے اپنے والد کی بلندی درجات کی عاجزانہ التجاء کرتا ہوں۔

(عبداللہ خان احمدی مقیم چوڑیاں کلاں ڈاک خانہ چوڑیاں کلاں۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ)

بقیہ صفحہ 3

صاحب بصارت قویہ کے مرئیات سے انکار کرے۔ یا جیسا ایک اخشم آدمی جس کی قوت بویائی ابتدا پیدائش سے ہی باطل ہو صاحب قوت شامہ کے مشمومات سے منکر ہو۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

گیارھواں علم زبان کے متعلق علم التعلیم ہے علم التعلیم سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کو سمجھانا کس طرح ہے لیکچر اور ہوتا ہے لیکچر کے ذریعے ہم خیال بنانا ہوتا ہے مگر تعلیم سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جو کچھ ہمیں آتا ہے وہ دوسرے کو سکھانا ہے لیکچر میں صرف متفق کرنا ہوتا ہے تعلیم میں یہ مقصد ہوتا ہے کہ تفاصیل سے آجائے اور دوسرا اس کو سیکھ جائے پھر اس علم التعلیم کے بہت حصے ہیں اور مختلف شاخیں ہیں۔ یہ ایک مستقل علم ہو گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کی شکستیں

طالبان کے خلاف احمد شاہ مسعود، عبدالرشید دوستم اور شیعہ لیڈر کریم خلیلی کے اتحاد نے طالبان کو مشکل میں ڈال دیا ہے خیال یہ تھا کہ افغانستان کی سب سے بڑی طاقت صدر ربانی اور ان کے وزیر اعظم گلبدین حکمت یار پر مشتمل ہے۔ اور اس طاقت کو جب طالبان نے کابل چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو خیال تھا کہ باقی ماندہ بچے کھچے افغانستان پر بھی جلد ہی طالبان کا قبضہ ہو جائے گا۔ طالبان نے فتح کے نشہ میں سرشار احمد شاہ مسعود کے گڑھ پر حملہ کیا لیکن یہاں اسے لوہے کے چنے چبانے پڑ گئے۔ طالبان کے خلاف مذکورہ بالا اتحاد ہوا تو صورت حال دن بدن بگڑنے لگی۔ اور طالبان کو شکستیں ہونے لگیں۔ اب تو لگتا ہے کہ کچھ دنوں میں طالبان کا چل چلاؤ ہے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق افغانستان کے سابق فوج کے سربراہ احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے جو کابل پر حملہ کرنے کو پر تول رہی ہے بٹ گرام کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے اور طالبان کو کہا ہے کہ یا تو وہ کابل کو اقوام متحدہ کے حوالے کر دے اور یا پھر ایک سخت جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔ احمد شاہ مسعود کی افواج نے کابل کے اردگرد ٹینک اور توپ خانہ لا کھڑا کیا ہے۔ احمد شاہ مسعود کی افواج نے ایک اور محاذ پر بھی طالبان کو پیچھے دھکیل دیا ہے یہ چاری کار کا علاقہ ہے جہاں پر طالبان کو 6 کلومیٹر پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔

چند دن قبل جب طالبان کو کابل خالی کرنے کا الٹی میٹم دیا گیا تھا تو انہوں نے اس پر سخت رد عمل ظاہر کیا تھا اور کابل کو خالی کرنے سے قطعی انکار کیا تھا۔ لیکن اب چند ہی ہفتوں میں صورت حال بدل کر رہ گئی ہے۔ اب شاید طالبان کا رویہ تبدیل ہو گیا ہے۔

OOO

کردوں میں باہمی لڑائی

ایران اور عراق کی سرحد پر واقع کرد قبائل کے دو واضح دھڑے بن چکے ہیں۔ ایک کی ایران حمایت کرتا ہے اور دوسرے کی عراق حمایت کرتا ہے۔ چند ماہ قبل عراق نے اپنی پسندیدہ افواج کی حمایت میں حملہ کیا تھا اور عراق نواز کردوں کو کئی شہروں میں داخل کر دیا۔ اب کردوں کے ان دونوں فریقوں میں سخت جنگ چھڑ چکی ہے۔ امریکہ نے ایران اور عراق دونوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کردوں کی اس باہمی جنگ میں دخل دینے سے اجتناب کریں۔

ایران نواز کردوں نے جو تازہ کامیابی حاصل کی ہے وہ ایک شہر کو سنجاک پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس قصبے کو عراق کی افواج نے ایران نواز کردوں سے چھین کر اپنی پسندیدہ پارٹی کے حوالے کر دیا تھا لیکن اب یہی قبضہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ کردستان ڈیموکریٹک پارٹی (KDP) کے لیڈر ملا مسعود برزانی نے ایران نواز کردوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے ایران سے مدد حاصل کی تو وہ بھی عراق کی افواج سے مدد حاصل کریں گے۔ ایران کی افواج نے ابھی تک تو کوئی مداخلت نہیں کی۔

OOO

اترپردیش میں صدر راج

بھارت کے آبادی کے اعتبار سے سب سے بڑے صوبے اترپردیش میں جس کا دارالحکومت لکھنؤ ہے صدر راج دوبارہ نافذ کر دیا گیا ہے۔ نو منتخب صوبائی اسمبلی کو معطل کر دیا گیا ہے۔

بی جے پی نے اس صوبے میں سب سے بڑی پارٹی ہونے کا اعزاز حاصل کیا تھا لیکن صوبے میں اسمبلی کا اجلاس ہونے سے پہلے ہی اسمبلی کو معطل کر دیا گیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر مسٹر ایل کے ایڈوانی نے اترپردیش کے گورنر کے کردار پر کڑی تنقید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اب صوبہ گجرات میں بھی ایسا ہی کیا جانے والا ہے۔ انہوں نے وفاقی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ بی جے پی کو اقتدار سے دور رکھنے کے لئے غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ مسٹر ایڈوانی نے امید ظاہر کی کہ کانگریس اس معاملے میں ان کا ساتھ دے گی۔ یاد رہے کہ کانگریس نے بھی اترپردیش میں صدر راج کے نفاذ پر تنقید کی ہے۔

بی جے پی کو پنجاب میں اکالی دل بادل گروپ نے اتحاد کی پیش کش کی ہے۔ وہاں بھی عام انتخابات ہونے والے ہیں اور کہا ہے کہ اور کسی پارٹی سے ان کا اتحاد نہیں ہو گا۔

OOO

بھارت میں ڈنگو بخار

بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں ڈنگو فیور Dengue Fever سے مرنے والوں کی تعداد مزید بڑھ کر 215 ہو گئی ہے۔ اب انتظامیہ نے اس جان لیوا بخار پر قابو پانے کے لئے فوج کی مدد حاصل کر لی ہے جو سارے شہر میں اس بخار کے جراثیموں کو مارنے کے لئے سپرے کر رہی ہے۔ نئی دہلی کے ہسپتالوں میں اس بیماری کے 5 ہزار مریض داخل ہیں۔ دہلی کے چیف منسٹر نے بتایا ہے کہ انہوں نے اس بخار پر قابو پانے کے لئے تمام وسائل کو استعمال میں لانا شروع کر دیا ہے۔ اس بخار کے مریضوں میں موت کا سخت خوف پایا جا رہا ہے۔ نئی دہلی کے ہسپتالوں میں اس بخار کے مریض بھرے پڑے ہیں۔ ہسپتالوں میں اضافی عملہ بھرتی کر لیا گیا ہے۔ دہلی کے چیف منسٹر نے کہا کہ سارے بھارت سے جو بھی اس بیماری کا مریض دہلی آیا ہم اس کا علاج کریں گے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 28- اکتوبر 1996ء

12-00 جرمن پروگرام-
1-00 رات- اردو کلاس- (نیا)-
2-00 لندن سے ایک خط-
2-30 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن (1995)-
4-00 متفرق پروگرام-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد بمقابلہ گوجرانوالہ بمقابلہ سرگودھا- (دوبارہ)
6-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
12-30 (دوپہر) چلڈرنز کارنر- کوئز- ناصرات الاحمدیہ- فیصل آباد بمقابلہ گوجرانوالہ بمقابلہ سرگودھا-
1-00 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 1995ء (دوبارہ)-
1-30 لندن سے ایک خط-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو پروگرام- سیرت پڑھنے والے فرید احمد نوید- لکھنے والے حضرت میر محمد اسحاق صاحب-
4-00 سہ پہر- اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 شام- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-28-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- انصاراللہ سپورٹس ربوہ-
8-30 لقاء مع العرب- (نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر (نیا)-

منگل-29- اکتوبر 1996ء

12-00 جرمن پروگرام-
1-00 رات- اردو کلاس-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-30 (-) اصول کی فلاسفی-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-28-
4-00 نارویجین پروگرام-
4-30 متفرق پروگرام-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- انصاراللہ سپورٹس- ربوہ-
8-00 صبح- اردو کلاس دوبارہ-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے (دوبارہ)-
9-30 متفرق پروگرام-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-28-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-30 (-) اصول کی فلاسفی-
2-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام- لیکچر- مولانا عبدالاول خان-
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 خطبہ- حضرت امام جماعت الرابع- بیت الفضل لندن یو- کے- 89-6-2-
7-00 صبح- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-29-
8-00 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں- از ڈاکٹر سلطان- اے- مبشر ڈاکٹر نصیر اے خان کے ساتھ-
8-30 ایک نو احمدی کے ساتھ ملاقات- مسز اور ڈاکٹر عبدالعلیم-
9-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-30 نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بدھ 30- اکتوبر- 1996ء

12-00 جرمن پروگرام-
1-00 رات- اردو کلاس- نیا-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-30 متفرق پروگرام-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-10-29-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب-
6-30 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں ڈاکٹر سلطان اے مبشر- ڈاکٹر نصیر- اے- خان- کے ساتھ-
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو- مسز اور ڈاکٹر عبدالعلیم-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں- (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

بدھ ـ23ـ اکتوبر 1996ء

12-00 رات ـ اردو پروگرام ـ (نیا)ـ
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ـ ہماری کائنات ـ
1-30 متفرق پروگرام ـ
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس ـ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ـ
3-00 فرنچ زبان سیکھئے ـ
4-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
4-30 چلڈرنز کارنر ـ
5-00 لقاء مع العرب ـ
6-00 طبی معاملات ـ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ـ
6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو ـ ماسٹر علی اکبر ـ
7-00 صبح ـ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ ـ
8-00 فرنچ زبان سیکھئے ـ (دوبارہ)ـ
8-30 حکایات شیریں ـ
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ـ
10-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
10-30 چلڈرنز کارنر ـ
11-00 روسی پروگرام ـ
12-00 دوپہر ـ اراؤنڈ دی گلوب ـ ہماری کائنات ـ
12-30 متفرق پروگرام ـ
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)ـ
2-00 اردو پروگرام ـ ہماری تاریخ ـ مکرم مجیب الرحمان ایڈووکیٹ (دوبارہ)ـ
3-00 سہ پہر ـ اردو کلاس (دوبارہ)ـ
4-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
4-30 عربی زبان سیکھئے ـ
5-00 افریقن پروگرام ـ
5-30 آبگینے ـ
6-00 شام ـ نیچرل کیور ـ ہومیو پیتھی کلاس ـ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ـ
7-00 درثمین حصہ 13ـ
7-30 متفرق پروگرام ـ
8-00 لقاء مع العرب ـ (نیا)ـ
9-00 فرنچ پروگرام ـ
10-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
10-30 چلڈرنز کارنر ـ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ـ (نیا)ـ
11-00 جرمن پروگرام ـ

تبدیلی فون

روزنامہ الفضل کے ٹیلی فون نمبر میں تبدیلی

روزنامہ الفضل ربوہ کا ٹیلی فون 449 کی بجائے تبدیل ہو کر اب 213029 ہو گیا ہے ـ جملہ قارئین کرام نوٹ فرمالیں ـ مینیجر

احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ عزیزہ فوزیہ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف لاہور نے امسال کنیرڈ کالج فار ویمن لاہور کی طرف سے ایف ایس سی (پری میڈیکل) کا امتحان دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ 874/1100 نمبر حاصل کر کے F.Ss. کا امتحان نمایاں پوزیشن سے پاس کیا ـ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ـ

(نظارت تعلیم)

اعلان نیلامی

○ ملبہ کوارٹر درویشاں دارالیمن وسطی مورخہ 96ـ10ـ28 کو بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا خواہش مند احباب استفادہ فرمادیں ـ بولی ختم ہونے پر رقم نقد وصولی کی جائے گی ـ دیگر شرائط دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں ـ نیلامی کا وقت صبح ساڑھے نو بجے ہو گا ـ

(ناظم جائیداد)

تصحیح

○ مکرم حوالدار منصور احمد خان صاحب مکانی کا جو مضمون الفضل 8ـ اکتوبر 1996ء میں شائع ہوا اس میں ان کے نام کے ساتھ ستارۂ حرب پڑھا جائے نہ کہ ستارۂ جرات ـ

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

بنانے کے لئے ہمیں پیدا کیا اور یہ نہیں کہ اس نے ہمیں یہ تو کہہ دیا کہ میرے عبد بنو میری صفات کا رنگ اپنی خصلتوں پر، اپنے اخلاق پر چڑھاؤ لیکن ایسا کرنے کے سامان پیدا نہیں کئے ـ یہ نہیں بلکہ جب اس نے یہ کہا اے انسان! میرا بندہ بن تو ساتھ ہی اس نے اپنا بندہ بننے کے سارے ہی سامان جو ہیں وہ اس کے لئے پیدا کر دیئے ـ یہ اصولی طور پر ہر چیز نوع انسان کی خدمت پر لگی ہوئی ہے اور انفرادی طور پر فرد فرد میں جو فرق ہے ہر فرد نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے زبان حال سے جس چیز کا بھی مطالبہ کیا کہ اے خدا! تیری طرف بڑھنے کے لئے مجھے یہ چاہئے اس نے اس کائنات میں اس چیز کو پایا جو پہلے سے موجود تھی اور وہ خدا پر یہ گلہ نہیں کر سکتا کہ مجھے بندہ بننے کے لئے تو کہا گیا ہے لیکن بندہ بننے کے سامان پیدا نہیں کئے گئے ـ

(از خطبہ 26ـ اکتوبر 1979ء)

بقیہ صفحہ 6

جماعت احمدیہ الرابع ـ96ـ10ـ29ـ
11-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
11-30 چلڈرنز کارنر ـ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ـ
12-00 روسی پروگرام ـ
12-30 اراؤنڈ دی گلوب ـ ہماری کائنات ـ
1-30 متفرق پروگرام ـ
2-00 لقاء مع العرب ـ
3-00 اردو پروگرام ـ تقریر مولانا سلطان محمود انور ـ
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)ـ
5-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
5-30 عربی زبان سیکھئے ـ
6-00 افریقن پروگرام ـ
7-00 نیچرل کیور ـ ہومیو پیتھی پروگرام ـ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ـ 96ـ10ـ30
8-00 درثمین ـ حصہ 14ـ
9-00 لقاء مع العرب ـ
10-00 فرنچ پروگرام ـ
11-00 تلاوت ـ حدیث ـ خبریں ـ
11-30 چلڈرنز کارنر ـ

بقیہ صفحہ 3

ہے ـ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے خدا تعالیٰ کے فرشتے اس سے کہتے ہیں ـ مر اور ہمیشہ کے لئے مر ـ مگر جہاں میں یہ کہتا ہوں وہاں میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا ـ کہ ایسے موقعہ پر یہ محبتیں کبھی کبھی شرک کا رنگ بھی اختیار کر لیا کرتی ہیں ـ جیسے میں نے بتایا ہے (ـ) بعض قومیں جھنڈے کے سامنے اسی طرح جھک جاتی ہیں جیسے رکوع کیا جاتا ہے ـ یہ سب ناجائز امور ہیں ـ پس جہاں تم شعائر اللہ کی حفاظت کرو ـ اور قومی شعائر کا ادب اور احترام اپنے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرو ـ وہاں تم اس بات کو بھی یاد رکھو کہ ان چیزوں کو کبھی ایسا مقام مت دو ـ کہ یہ زندہ خدا کی جگہ لے لیں ـ ہمارا خدا واحد خدا ہے ـ اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا جائز نہیں ـ پھر کس طرح ہو سکتا ہے ـ کہ جن چیزوں کو ہم خادم سمجھتے ہیں ـ ان کو آقا کی جگہ دے دیں اس سے زیادہ بیوقوفی اور حماقت کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی ـ پس جہاں میں تمہیں شعائر اللہ اور قومی شعائر کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا اور اس کے دین کے لئے تمہیں بلایا جائے ـ اس وقت تم اپنی جانوں کی اتنی قیمت بھی نہ سمجھو جتنی ایک مری ہوئی مکھی کی ہوتی ہے ـ وہاں میں تمہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ کسی چیز کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں مت کھڑا کرو ـ ہمارا خدا ایک خدا ہے اس کی قدرتوں میں کوئی شریک نہیں ـ اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں ـ اس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں ـ جو شخص کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیتا ہے چاہے شریک قرار دیا جانے والا خدا تعالیٰ کا نبی اور رسول ہی کیوں نہ ہو ـ وہ راندہ درگاہ ہو جاتا ہے ـ مگر جو تمام چیزوں کو اپنے اپنے مقام پر رکھتا ہے ـ خدا کو خدا کی جگہ دیتا ہے رسول کو رسول کی جگہ دیتا ہے ـ شعائر کو شعائر کی جگہ دیتا ہے ـ وہی خدا تعالیٰ کے حضور عزت پاتا ہے ـ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ـ

بقیہ صفحہ 4

الی اللہ پر زور دے رہے ہیں ـ یہ فریضہ احمدی نوجوانوں کی تعلیم، تربیت اور دینی برکات کے حصول کے لئے بہت مفید ہے ـ ایک باقاعدہ پروگرام بنا کر اور مقامی جماعتی پروگرام کی اطاعت میں یہ خدمت سرانجام دی جائے ـ یاد رہے دعوت الی اللہ بہترین تربیت ہے ـ

اولاد میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کیا جائے ـ انصار اللہ اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کی اولاد سلسلہ کے تمام پروگراموں میں شریک ہو ـ ذیلی تنظیموں سے فعال طور پر وابستہ ہو ـ وقتاً فوقتاً ان سے محاسبہ کے رنگ میں نہیں بلکہ دوستانہ ماحول میں ان کی مساعی کی کارگزاری سنی جائے اور حوصلہ افزائی کی جائے ـ

انصار اللہ اپنے گھروں میں خالص دینی خوشگوار ماحول پیدا کریں بلکہ جنت بنانے کی کوشش کریں ـ کلام الٰہی میں جو نقشہ جنتیوں کا بیان کیا گیا ہے ویسا ہی ماحول پیدا کیا جائے ـ اگر گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کی سہولت ہے تو اس مقصد کے حصول میں آسان ہو جائے گی ـ بزرگان دین کو گھر میں بلا کر اپنی اولاد سے ملوایا جائے اور صحبت صالحین مہیا کی جائے ـ مستورات، بچیاں اور چھوٹے بچے پنجگانہ عبادت گھر میں باجماعت ادا کریں ـ کلام (الٰہی فرمان رسول) کتب حضرت بانی جماعت احمدیہ کا درس ہو ـ روزانہ کسی عبادت کے بعد یا رات کے کھانے کے بعد ہلکی پھلکی دینی گفتگو کی جائے جس میں افراد خانہ باری باری اظہار خیال کریں ـ لیکچر والا ماحول نہ ہو ـ

مذکورہ بالا تمام مساعی کے ساتھ ساتھ شب و روز اولاد کے لئے دعائیں کی جائیں ـ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں مانگی ہیں وہ دعا کرتے وقت پیش نظر رکھیں ـ اس موضوع پر دعائیں زبانی یاد کی جائیں اور موقع محل پر مانگی جائیں تا اولاد والدین کے لئے اس زندگی میں قرۃ العین بنے اور جب دوسرے جہاں میں ہوں تو صدقہ جاریہ ثابت ہو ـ

ہمیں وعدہ دیا گیا ہے کہ دین حق کا تمام مذاہب پر غلبہ اور دنیا میں روحانی فتح ہمارے ہاتھوں میں ہوگی ـ انسان سلسلہ حیات و وفات کا پابند ہے ـ ہماری دینی زندگی کا تسلسل اور ترقی نیک اولاد سے وابستہ ہے ـ کوئی انسان اپنے لئے پسپائی، تنزل اور شکست پسند نہیں کرتا ـ کامیابی ہمارا مقدر ہے ـ دین و دنیا میں اور دونوں جہانوں کی جنت کی کنجی ہمارے ہاتھوں میں دی گئی ہے ـ خدا کرے کہ نئے دن کا سورج گزشتہ روز کے سورج سے زیادہ روشن اور منور ہو ـ ہر آئندہ نسل گزشتہ نسل سے بہتر ہو، بامراد ہو، کامیاب ہو اور باخدا ہو ـ والدین اور دین کا نام روشن کرنے والی ہو ـ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ ججوں کی تقرری کے بارے میں سپریم کورٹ میں دائر ریفرنسوں کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے سابق صدر اسحاق اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے سابقہ دور وزارت عظمیٰ کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کی نقل عدالت میں منگوا لی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس کیس کی اہم نوعیت کے پیش نظر چاروں ہائیکورٹوں کی بار ایسوسی ایشنوں کے صدر صاحبان' سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر' اور چاروں ایڈووکیٹ جنرل صاحبان کی رائے طلب کر لی ہے۔ جونیجو دور کے وزیر قانون مسٹر اقبال احمد خان کی رائے حاصل کرنے کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ سپریم کورٹ کا فل بنچ پانچ جج صاحبان پر مشتمل ہے۔ ریفرنسوں کی سماعت سے قبل سپریم کورٹ نے دو آئینی پٹیشنوں کی سماعت کی۔ یہ آئینی درخواستیں دو وکلاء وہاب الخیری اور ظفر اقبال کی طرف سے دائر کی گئی ہیں۔

○ مالیاتی ایوارڈ میں اچانک ترمیم کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ چاروں صوبوں میں طے پانے والی مفاہمت اس فیصلے سے غیر موثر ہو کر رہ گئی ہے۔ ترامیم کے بعد چاروں صوبوں کے نمائندے ان نکات پر از سر نو غور کریں گے۔ وفاقی حکومت تمام ٹیکس وفاق کے قابل تقسیم محاصل میں شامل کرنا چاہتی ہے۔ سرحد کے وزیر خزانہ نے ترامیم کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں ان ترامیم پر کوئی اعتراض نہیں۔

○ وزیر اعظم نے گزشتہ روز صدر سے ایک ملاقات کی جس میں سیاسی صورت حال کرپشن کا ترمیمی بل اور افغانستان کے حالات بھی زیر بحث آئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پس پردہ قوتیں سازش کر رہی ہیں۔ دباؤ نہیں مانوں گی۔ استعفیٰ نہیں دوں گی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ایک گروہ کا اسی ماہ خون خرابے کا پروگرام ہے۔ آئین میں کہیں نہیں لکھا کہ صدر' جی ایچ کیو اور آئی ایم ایف کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں خون خرابے کے لئے دینی مدرسوں کے طلباء استعمال کئے جائیں گے۔ سازشی قوتیں دو ماہ میں نئی جماعت بنائیں گی۔ انہوں نے یہ باتیں قومی اسمبلی میں سوا گھنٹے طویل خطاب میں کہیں۔

○ امریکی نائب وزیر دفاع نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت سے جی ایچ کیو میں ملاقات کی۔ اس میں پاک امریکہ دفاعی تعلقات علاقائی سلامتی' اور افغان صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو دوسروں پر الزام لگا کر خود ملک میں خونریزی کروانا چاہتی ہے۔ حکومت 27- اکتوبر کو تمام راستے کھول دے۔ گارنٹی دیتا ہوں کہ ہمارا کوئی کارکن پارلیمنٹ کے جنگلے سے آگے نہیں جائے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں وزیر اعظم کی تقریر اور احتساب بل حکومت کے خلاف قوتوں سے اعلان جنگ ہے۔ مسودے کو قانونی شکل دینے کے لئے آئین میں ترمیم کرنا پڑے گی۔ اس کے لئے اپوزیشن کی حمایت ضروری ہے۔ ترمیمی بل پیش کرنے کے موقع پر وزیر اعظم کی تقریر نے ایک بار پھر ایوان میں بھونچال پیدا کر دیا۔

○ 15 بڑے نادہندگان میں پیپلز پارٹی مسلم لیگ' اور جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما اور صدر کے رشتہ دار شامل ہیں۔ وزیر اعظم کی جانب سے قومی اسمبلی کے سپیکر کو پیش کی جانے والی 250 نادہندگان کی دوسری فہرست میں اہم شخصیات کے ذمہ 15- ارب 42 کروڑ روپے کی رقم واجب الادا ہے۔ صدر لغاری کے قریبی رشتہ دار ملک اللہ یار کی فرم کے ذمے 4 کروڑ 80 لاکھ جتوئی کے بھائی سینیٹر غفار جتوئی کی کمپنی جتوئی فوڈز کے ذمے 4 کروڑ 80 لاکھ 'ایم کیو ایم کی بیگم سلمیٰ احمد کی ربڑ کمپنی 4 کروڑ 70 لاکھ' گوہر ایوب کی دولن ملز کے ذمے ساڑھے آٹھ کروڑ' جماعت اسلامی کے میاں عثمان کے ذمے 8 کروڑ 40 لاکھ اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کے اورنگ زیب برکی' مبین جمالی' داؤد شوگر ملز' صحافی شیریں مزاری' پی پی کے علی حسن منگھی' عزیز میمن' مسلم لیگ (ن) کے فضل آغا' فدا محمد خان' جے یو پی کے ایم اظہر' ہاشوانی' فاروق سہگل وغیرہ بھی نادہندگان میں شامل ہیں۔

○ اپوزیشن نے اس وقت احتسابی بل سینٹ میں پیش ہونے کی کوشش ناکام بنا دی جب اپوزیشن نے واک آؤٹ کر کے کورم توڑ دیا۔ یہ واک آؤٹ مرتضیٰ بھٹو اور عاشق جتوئی کے قتل کی ایف آئی آر درج نہ ہونے پر کیا گیا۔ گھنٹیاں بجانے پر بھی جب کورم پورا نہ ہوا تو اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا کہ اخبارات میں آ رہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو کے گارڈز نے ایک اہم شخصیت کو اغوا کر کے مارا پیٹا اور مونچھیں مونڈ دیں۔ وزیر اعلیٰ کو اس کی شکایت کی گئی تو بقیہ کارروائی ہوئی۔ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا کہ مرتضیٰ اور عاشق جتوئی کا تو بہانہ تھا۔ احتساب بل سے بچنے کے لئے واک آؤٹ کیا گیا۔

○ سینٹ میں آزاد پارلیمانی گروپ نے اپنا علیحدہ احتساب بل لانے کا اعلان کر دیا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی احتساب بل جلد منظور کرانے میں سنجیدہ نہیں ہے۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان ملاقات میں دفاعی بجٹ کم نہ کرنے پر اتفاق رائے کیا گیا۔ نواب زادہ نصراللہ خان اور وزیر اعلیٰ سرحد آفتاب شیرپاؤ نے بھی صدر سے ملاقات کی نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان غلط فہمیاں جلد دور ہو جائیں گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے ارکان نے استعفے دیئے تو فوراً منظور کر لوں گا انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اپنی ٹرم پوری کر چکنے کے بعد پارلیمنٹ کو "برائیوں کا ڈھیر" قرار دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کا دھرنا غیر جمہوری اقدام نہیں ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ سپیکر نے کہا کہ اپوزیشن کو اسمبلی توڑنے کے مطالبہ سے نہیں روک سکتا۔ احتساب کا عمل دو تین ماہ میں شروع ہو جائے گا سلیکٹ کمیٹی پر اتفاق رائے کی کوشش کر رہا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ صدر نومبر کے پہلے ہفتے میں پارلیمنٹ سے خطاب کریں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے حکومت کی طرف سے پیش کردہ احتساب کے آئینی بل کو "سطحی قسم" کا قرار دیا ہے۔ یہ تاخیری حربہ ہے یہ بل کینسر کی طرح پھیلتی ہوئی کرپشن روکنے میں معاون نہیں ہوگا۔ نواز شریف خود قومی اسمبلی میں بل پر بیان دیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر منظور موہل نے کہا ہے کہا گر وٹو کے حق میں فیصلہ ہوا تو حکومت کو اپیل نہیں کرنی چاہئے۔ اس سے ایوان میں ہی نبٹنا چاہئے۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ دو تین ماہ میں کچھ ہونے والا ہے۔

○ اسلحہ کے لائسنسوں پر پابندی کے بعد اسلحہ کی سمگلنگ بڑھ گئی ہے پولیس مقابلوں کے باوجود اشتہاری ملزموں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کابینہ کے اجلاس میں ججوں اور جرنیلوں کو احتساب سے رعایت دینے کی بعض وزراء کی تجویز رد کر دی۔

○ ہائی کورٹ نے وٹو کیس میں اپنے ریمارکس میں کہا کہ حکومت بنانے میں گورنر کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ وٹو متاثرہ فریق نہیں ہیں وہ دو ارکان کے ساتھ عدالت میں آتے ہیں کہ ان کو وزیر اعلیٰ بنا دیا جائے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ چیف جسٹس نے کہا انشاء اللہ۔

○ گورنر پنجاب کے ذرائع نے کہا ہے کہ گورنر سروپ' وٹو کیس کے فیصلے تک چھٹی پر نہیں جائیں گے۔

SCEPTIC CONDITIONS
WITHIN OR WITHOUT
WE TREAT THEM BETTER
Timings: 4:30 to 7:30 p.m
FARHAT CLINIC (HOMOEO)
Khan Baba House, 1-Nasirabad Rabwah.

ہومیوپیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

مفید اور موثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل : آنکھوں کی صحت و تندرستی کیلئے
نور ابٹنہ : چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ : بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل : بالوں کی صحت کیلئے
ایک حیرت انگیز تحقیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء اور مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں حبوب اطرلو 20/- | دوائی فضل الہٰی برائے اولاد نرینہ 150/- | زدجام عشق 800/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- | سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون: 659